باب 8

CHAPTER VIII

بقاپذیر سرمایہ اور تغیر پذیر سرمایہ

CONSTANT CAPITAL AND VARIABLE CAPITAL

مصنوعہ کی قدر کی تشکیل میں عملِ محن کے مختلف عوامل مختلف کام سرانجام دیتے ہیں۔

مزدور اپنے محن کے معمول پر اضافی محن کی ایک خاص مقدار خرچ کرتے ہوئے اس میں نئی قدر کا اضافہ کرتا ہے، چاہے اُس محن کا مخصوص خاصہ اور افادیت کچھ بھی ہو۔ دوسری طرف اس عمل میں استعمال کئے گئے ذرائع پیداوار کی اقدار محفوظ ہوتی ہیں اور مصنوعہ کی قدر کے اجزائے ترکیبی میں اپنے آپ کو از سرنو پیش کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر روئی اور تکلے کی قدر سوت کی قدر میں پھر سے نمودار ہو جاتی ہیں۔ اس طرح سے ذرائع پیداوار کی قدر ایک مصنوعہ میں منتقل ہونے کی وجہ سے محفوظ رہتی ہے۔ یہ منتقلی ذرائع [پیداوار] کے مصنوعہ میں بدلنے کے دوران رونما ہوتی ہے؛ دوسرے لفظوں میں عملِ محن کے دوران۔ یہ منتقلی محن ہی لاتا ہے؛ لیکن کیسے؟

مزدور ایک وقت میں دو عملوں کو جاری نہیں رکھتا: ایک کو روئی میں قدر بڑھانے کی غرض سے اور دوسرے کو ذرائع پیداوار کی قدر کو محفوظ کرنے کی غرض سے، یا پھر یوں کہہ لیں کہ، سوت یعنی مصنوعہ میں اُس روئی کی قدر منتقل کرنے میں جس پر وہ کام کرتا ہے، اور تکلے کی قدر کا وہ حصہ جس کے ساتھ وہ کام کرتا ہے، بلکہ نئی قدر کا اضافہ کرنے والے کام ہی سے وہ ان کی سابقہ قدر کو محفوظ کرتا ہے۔ تاہم چونکہ اپنے محن کے معمول میں نئی قدر جمع کرنا اور اس کی سابقہ قدر کو محفوظ کرنا، قطعی طور پر دو علیحدہ نتائج ہیں جنہیں مزدور بیک وقت ایک ہی عمل کے دوران پیدا کرتا ہے، تو یہ صاف بات ہے کہ اس نتیجے کی دورخی نوعیت کی وضاحت محض اس کے محن کے دورخے خاصے کی بدولت ہی کی جا سکتی ہے۔ ایک ہی وقت میں، ایک خاصے کی رو سے اسے قدر پیدا کرنی چاہیے، اور دوسرے خاصے کی رو سے قدر کو محفوظ یا منتقل کرنا چاہیے۔

اب ایک مزدور کس طریق سے نئے محن کا اضافہ اور نتیجتاً نئی قدر کیسے پیدا کرتا ہے؟ صاف بات ہے کہ ایک خاص افزودہ انداز میں محنت کرتے ہوئے؛ یعنی کتائی کرنے والا کاتتے ہوئے، جولاہا بُنتے ہوئے، اور لوہار لوہا

کوٹتے ہوئے۔لیکن اس طرح سے محن ،یعنی قدر کو عمومی انداز میں [مصنوعہ میں] متجسم کرنے کے دوران، مخصوص بنتر کے محن: کاتنے، بُننے اورلوہا کوٹنے کی سرگرمی سے ذرائع پیداوار جیسے روئی اور تکلا، سوت اور کھڈی loom، لوہا اور بدان، مصنوعہ یعنی ایک نئی قدر ِصرف کے اجزائے ترکیبی بن جاتے ہیں[1]۔ ہرایک قدر ِصرف محض اس کے لئے غائب ہو جاتی ہے کہ ایک نئی قدر ِصرف کی نئی بنتر میں ظاہر ہو سکے۔قدر پیدا کرنے والے عمل کے مشاہدے کے دوران ہم نے دیکھا، کہ اگر ایک قدر ِصرف کسی نئی قدر ِصرف کی پیداوار کے دوران موثر انداز میں خرچ ہوتو خرچ ہونے والی چیز پر استعمال ہونے والے محن کی مقدار اس مقدارِ محن کا ایک حصہ تشکیل دیتی ہے جو ایک نئی قدر ِصرف کی پیداوار کے لئے لازمی ہو۔یہی حصہ وہ محن ہے جو پیداواری ذرائع نئی مصنوعہ میں منتقل کرتے ہیں۔پس مزدور خرچ شدہ ذرائع پیداوار کی اقدار کو محفوظ کرتا ہے تو وہ ایسا اپنے اضافی محن کی بدولت نہیں کرتا جسے تجریدی انداز میں لیا جائے گا، بلکہ اس محن کے مخصوص مفید خاصے کی بدولت یعنی اس کی خاص تخلیقی شکل کی بدولت کرتا ہے۔پھر جہاں تک کہ محن ایک ایسی مخصوص تخلیقی سرگرمی ہے، جیسا کہ یہ کاتنا، بُننا یا لوہا کوٹنا ہے، تو یہ محض ایک رابطے کی بدولت ذرائع پیداوار کو مردہ حالت سے زندگی عطا کرتی ہے اور ان کو عملِ محن کے زندہ عوامل بنا دیتی ہے، اور نئی مصنوعات بنانے کے لئے ان کے ساتھ مل جاتی ہے۔

اگر مزدور کا مخصوص تخلیقی محن کاتنا نہ ہوتا تو وہ روئی کو سوت میں نہ بدل سکتا، لہٰذا وہ روئی اور تکلے کی قدر کو سوت میں شامل نہ کرسکتا۔فرض کریں کہ اُسی مزدور کو اپنا پیشہ بدل کر بڑھئی کا پیشہ اختیار کرنا پڑتا تو اس صورت میں بھی وہ ایک دن کے محن سے اُس مواد میں قدر کا اضافہ کرے گا جس پر وہ محنت کرتا۔چنانچہ پہلے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ نئی قدر کا اضافہ اس کے محن کی مخصوص شکل کاتنے، یا، چھیلنے کی بدولت نہیں ہوتا، بلکہ اس وجہ سے کہ یہ تجریدی شکل کا محن ہے، یعنی سماج کے کُل محن کا ایک جزو۔اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ بڑھائی جانے والی قدر ایک مخصوص مقدار ہے، اور اس کی وجہ یہ نہیں کہ اُس کے محن کی مخصوص افادیت ہے، بلکہ اس وجہ سے کہ یہ ایک خاص وقت کے لئے لگایا گیا ہے۔پھر ایک طرف یہ اس کے انسانی قوتِ محن کے عمومی خاصے یعنی اس کی تجریدی شکل کی بدولت ہی ہے کہ کاتنے کا عمل روئی اور تکلے کی اقدار میں نئی قدر کا اضافہ کرتا ہے۔اور دوسری طرف یہ اُس کے مخصوص خاصے، یعنی مفید مقرونی عمل کی بدولت ہے کہ کاتنے کا یہی محن مصنوعہ میں ذرائع پیداوار کی قدر کو بھی منتقل کرتا ہے اور ان کو مصنوعہ میں محفوظ بھی کرتا ہے۔اسی وجہ سے بیک وقت دورخا خاصہ پیدا ہوتا ہے۔

محن کی مخصوص مقدار کے سادہ سے اضافے سے، نئی قدر کا اضافہ ہوتا ہے اور اس اضافہ شدہ محن کی خصوصیت کی بدولت مصنوعہ میں ذرائع پیداوار کی پہلی والی اقدار محفوظ ہو جاتی ہیں۔یہ دورُخا اثر جو محن کے دورُخے خاصے کا نتیجہ ہے مختلف مظاہیر میں جانا جاسکتا ہے۔

فرض کرتے ہیں کہ کاتنے والا کسی ایجاد سے اس قابل ہو جاتا ہے کہ جتنی روئی کو وہ 36 گھنٹوں میں کاتتا تھا اب 6 گھنٹے میں کاتے۔ اُس کا محن اب مفید پیداواری عمل کے لئے پہلے کی نسبت 6 گُنا زیادہ افزودہ ہے۔ چھ گھنٹے کے کام کی مصنوعہ میں چھ گنا اضافہ ہوا ہے، یعنی 6 پونڈ سے 36 پونڈ۔ لیکن اب روئی کے 36 پونڈ محن کی صرف اتنی ہی مقدار جذب کریں گے جتنی کہ ماقبل روئی کے 6 پونڈ کرتے تھے۔ اب روئی کا ہر پونڈ محن کا چھٹا حصہ جذب کرتا ہے، اور نتیجتاً ہر پونڈ میں محن کی داخل کی گئی قدر اب پہلے کی نسبت چھٹا حصہ رہ گئی ہے۔ دوسری طرف مصنوعہ، یعنی سوت کے 36 پونڈ میں روئی سے منتقل کی گئی قدر اب پہلے کی نسبت چھ گنا زیادہ ہے۔ چھ گھنٹے کے کاتنے کے عمل سے خام مال کی جو قدر مصنوعہ میں منتقل اور محفوظ ہوئی ہے، اب پہلے کی نسبت چھ گنا زیادہ ہے، اگرچہ کاتنے والے کے محن کی بدولت اسی خام مال میں داخل کی گئی نئی قدر پہلے کی نسبت چھ گُنا کم ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ محن کے دو خواص جن کی بدولت ایک طرف تو یہ قدر کو محفوظ کرنے میں کامیاب ہوا اور دوسری طرف قدر پیدا کرنے کے لئے، اپنے جوہر ہی کی وجہ سے مختلف ہیں۔ ایک طرف روئی کے مخصوص وزن کو سوت کی صورت میں کاتنے کے لئے درکار عرصہ جتنا زیادہ ہوگا، مواد میں جمع ہونے والی قدر اتنی ہی زیادہ ہوگی۔ دوسری طرف مخصوص وقت میں روئی کی جتنی زیادہ مقدار سوت کی صورت میں کاتی جائے گی، محفوظ کی جانے والی قدر اس سے مصنوعہ میں منتقل ہوتے ہوئے اتنی ہی زیادہ بڑی ہوگی۔

اب ہم یہ فرض کرتے ہیں کہ کاتنے والے کا محن تبدیل ہونے کے بجائے مستقل رہتا ہے، مطلب یہ کہ اس کو روئی کے ایک پونڈ کو سوت میں بدلنے کے لئے اب بھی اُتنا ہی وقت چاہیے، جتنا کہ ماقبل چاہیے تھا، لیکن یہ ہے کہ روئی کی قدرِ مبادلہ بدل جاتی ہے، اور چاہے یہ تبدیلی اپنی ماقبل کی قدر سے چھ گُنا بڑھ جائے یا چھٹے حصے تک کم ہو جائے۔ دونوں صورتوں میں کاتنے والا روئی کے ایک پونڈ میں محن کی اُتنی ہی مقدار داخل کرے گا، چنانچہ اس میں اُتنی ہی قدر کا اضافہ کرے گا جتنی کہ قدر میں تبدیلی سے قبل کرتا تھا۔ یہ بھی ہے کی وہ اُتنے ہی وقت میں سوت کی اتنی مقدار پیدا کرتا ہے جتنی کہ پہلے کرتا تھا۔ اس کے باوجود جس قدر کو وہ روئی سے سوت میں منتقل کرتا ہے، یا تو وہ تبدیلی سے قبل کی قدر کا چھٹا حصہ ہے، یا پھر یہ بھی ہوسکتا ہے کہ چھ گنا زیادہ ہو۔ آلاتِ محن کی قدر میں کمی بیشی کی صورت میں بھی یہی نتائج برآمد ہوتے ہیں، جبکہ اس عمل میں ان کی کارآمد اثر پذیری میں کوئی فرق نہیں آتا۔

مزید براں، اگر کاتنے کے عمل کے تکنیکی حالات بے بدل رہیں، اور ذرائع پیداوار میں قدر کی کسی قسم کی تبدیلی رونما نہ ہو، تو کاتنے والا اُتنے ہی وقت میں خام مال کی اُتنی ہی مقدار، اور نا قابلِ بدل قدر کی حامل مشینری کی اتنی ہی مقداریں خرچ کرتا رہے گا۔ جس قدر کو وہ مصنوعہ میں محفوظ کرتا ہے، اُس نئی قدر سے براہِ راست متناسب ہے جو وہ مصنوعہ میں داخل کرتا ہے۔ دو ہفتوں میں ایک ہفتے کے مقابلے میں وہ دو گُنا زیادہ محن متجسم کرلے

گا، چنانچہ دوگُنی زیادہ قدر، اوراسی عرصے کے دوران وہ دوگُنا زیادہ خام مال خرچ کرتا ہے اور مشینری کو دوگُنا زیادہ گھساتا ہے، یعنی ہر دوصورت میں قدر کا دوگُنا۔ لہٰذا وہ دو ہفتوں کی مصنوعہ میں ایک ہفتے کی مصنوعہ کی نسبت دوگُنی زیادہ قدر محفوظ کرتا ہے۔ جب تک پیداواری صورتِ حال یکساں رہے، مزدور تازہ محن کے ذریعے جتنی قدر کا اضافہ کرے گا اُتنی ہی زیادہ قدر وہ منتقل اور محفوظ کرے گا۔ مگر وہ ایسا کرنے میں محض اس وجہ سے کامیاب رہتا ہے کہ نئی قدر کا یہ اضافہ اُن حالات کے تحت ہوا ہے جن میں تبدیلی نہیں آئی اور جو اس کے محن سے آزاد ہیں۔ یقیناً ایک طرح سے یہ بات بھی کہی جاسکتی ہے کہ مزدور پرانی قدر کو ہمیشہ نئی قدر کی مقدار کے اسی تناسب میں محفوظ کرتا ہے جتنی وہ شامل کرتا ہے۔ چاہے روئی کی قدر ایک سے بڑھ کر دو شلنگ ہوجائے، یا چھ پینس تک کم ہوجائے، ہر دو صورتوں میں کام کرنے والا ایک گھنٹے کے محن میں اُس سے آدھا محن ہی مصنوعہ میں منتقل کرے گا جتنا وہ دو گھنٹے میں کرتا ہے۔ اسی انداز میں اگر اس کے اپنے محن کی افزودگی کمی یا زیادتی کی وجہ سے بدلتی ہے تو وہ ایک گھنٹے میں صورتِ حال کے مطابق پہلے کی نسبت کم یا زیادہ روئی کاتے گا۔ اور نتیجتاً وہ ایک گھنٹے کی مصنوعہ میں روئی کی کم یا زیادہ قدر محفوظ کرے گا، لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ وہ دو گھنٹے کے محن سے ایک گھنٹے کی نسبت دوگُنی قدر محفوظ کرے گا۔

قدر صرف کسی افادہ والی چیز ہی میں موجود ہوسکتی ہے، یعنی چیزوں میں: ہم اس کی مختلف علامتوں کے ذریعے ذریعے بیان کی جانے والی خالصتاً علامتی نمائندگیوں سے صرفِ نظر برت رہے ہیں۔ (اگر انسان کو قوتِ محن کی جسمانیت کے بطور دیکھا جائے تو یہ خود بھی ایک فطری وجود ہی ہے یعنی ایک چیز، اگرچہ زندہ اور باشعور چیز، اور محن ہی اس کے اندر موجود قوت کا مظہر ہے) اس لئے اگر کوئی چیز اپنی افادیت سے ہاتھ دھو بیٹھے تو یہ اپنی قدر بھی کھودیتی ہے۔ ذرائع پیداوار اپنی قدر کھو نہیں دیتے، جب کہ اُس وقت وہ اپنی قدرِ صرف تو کھو ہی دیتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ عملِ محن میں اپنی قدرِ صرف کی بنیادی ہئیت ہی کھوتے ہیں تاکہ مصنوعہ میں ایک نئی قدرِ صرف کی ہئیت حاصل کرلیں۔ تاہم یہ بات قدر کے لئے چاہے جتنی اہم ہو کہ اُس کے پاس کوئی ایسی افادہ والی چیز ضرور ہونی چاہیے جس میں یہ اپنے آپ کو مجسم کرسکے، اس کے باوجود اس کوئی اہمیت نہیں کہ یہ خاص مقصد کون سی چیز پورا کرتی ہے؛ اس کا مشاہدہ ہم نے اشیاء کی صوری تبدیلی پر بات کرتے ہوئے کیا تھا۔ پس اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ عملِ محن میں ذرائع پیداوار مصنوعہ میں اپنی قدر صرف اسی حد تک منتقل کرتے ہیں جس تک وہ اپنی قدرِ صرف کے ساتھ ساتھ وہ اپنی قدرِ مبادلہ بھی کھو دیتے ہیں۔ وہ مصنوعہ کو صرف وہی قدر تفویض کرتے ہیں جو وہ خود ذرائع پیداوار کے بطور کھودیتے ہیں۔ لیکن اس مسئلے میں عملِ محن کے مادی عوامل ایک ہی طرح کا رویہ نہیں دکھاتے۔ کوئلہ بوائلر کے نیچے جلتے ہوئے محض کچھ نشانی چھوڑ کر راکھ ہوجاتا ہے، اسی طرح سے وہ گریس بھی جو پہیوں کے ایکسل

میں دی جاتی ہے۔ رنگ کا سازوسامان اور اس طرح کی دیگر چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی غائب ہو جاتی ہیں لیکن مصنوعہ کے خواص کی شکل میں پھر سے ظاہر ہو جاتی ہیں۔ خام مال مصنوعہ کی ماہیت تشکیل دیتا ہے لیکن صرف اس وقت جب یہ اپنی ہئیت بدل لیتا ہے۔ پس خام مال اور دیگر چھوٹی چھوٹی چیزیں، اُس مخصوص ہئیت کو ختم کر دیتی ہیں جن میں وہ عملِ محن میں داخل ہوتے وقت ملبوس ہوتی ہیں۔ جبکہ آلاتِ محن کی صورتِ حال اس سے اُلٹ ہے۔ سازوسامان، مشینیں، کارخانے، اور برتن وغیرہ، سب عملِ محن میں استعمال ہونے والی چیزیں ہیں لیکن صرف اس وقت تک جب تک وہ اپنی اصلی حالت میں موجود ہیں اور ہر روز اسی عمل کو نئے سرے سے شروع کرنے کے لئے ان کے ڈھانچے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہوتی۔ اور جس طرح ان کی زندگی کے دوران، کہنے کا مطلب یہ کہ، مسلسل جاری عملِ محن کے دوران جس میں وہ کام آتے ہیں وہ اپنی شکل مصنوعہ سے آزادرہ کر برقرار رکھتے ہیں، تو وہ اپنی موت کے بعد بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ تباہ شدہ مشینیں، اوزار، ورکشاپیں وغیرہ ہمیشہ اس مصنوعہ سے الگ اور علیحدہ ہوتے ہیں جن کو بنانے میں یہ استعمال ہوئے۔ اگر اب ہم محن کے کسی بھی آلے کا اس کے کام کی پوری مدت کے دوران مطالعہ کریں، یعنی اس کی ورکشاپ میں آمد کے دن سے کباڑ خانے میں روانگی تک، تو ہم یہ دیکھیں گے کہ اس عرصے کے دوران اس کی قدرِ صرف پوری طرح خرچ ہو چکی ہے، چنانچہ اس کی قدرِ مبادلہ مکمل طور پر مصنوعہ میں منتقل ہو چکی ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک کاتنے والی مشین عرصۂ دس سال میں ختم ہوتی ہے تو یہ بات واضح ہے کہ کام کے اس عرصے کے دوران اس کی کُل قدر بتدریج دس سال کی مصنوعات میں منتقل کی جا چکی ہے۔ محن کے کسی آلے کی کُل زندگی ایک ہی قسم کے عملوں کی خاص تعداد کے تکرار میں ختم ہو جاتی ہے۔ اس کی زندگی کا موازنہ انسان کی زندگی سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ ہر آنے والا دن انسان کو اس کی قبر سے قریب تر کر دیتا ہے۔ لیکن شارعِ حیات پر اس کو ابھی مزید کتنا عرصہ چلنا ہے، یہ بات کوئی شخص بھی محض دوسرے پر ایک نظر ڈال کر نہیں بتا سکتا۔ تاہم یہ مشکلات زندگی کی انشورنس کے دفاتر کو، اوسط کی بنیاد پر بہت ٹھیک اور اس کے ساتھ ساتھ بہت نفع بخش حساب کتاب لگانے سے کسی طرح بھی نہیں روکتیں۔ چنانچہ یہی صورتِ حال آلاتِ محن کی بھی ہے۔ تجربے سے اس بات کا پتا چل جاتا ہے کہ ایک خاص قسم کی مشین کتنے عرصے تک کام کرتی رہے گی۔ فرض کریں کہ اس کی عملِ محن میں قدرِ صرف محض چھ دن کے لئے ہے۔ اس صورت میں یہ روزانہ اپنی قدرِ صرف کا اوسطاً چھٹا حصہ کھو دیتی ہے اور نتیجتاً اپنی قدر کے چھٹے حصے کو روزانہ کی مصنوعات میں منتقل کر دیتی ہے۔ تمام آلاتِ محن کی روزانہ کی ٹوٹ پھوٹ، یعنی ان کی قدرِ صرف کا روزانہ کا نقصان اور ان سے متعلقہ اس قدر کی مقدار جو وہ مصنوعہ میں منتقل کر دیتے ہیں، ان سب چیزوں کا تخمینہ اسی بنیاد پر لگایا جاتا ہے۔

چنانچہ اب یہ بات بہت واضح ہے کہ ذرائع پیداوار اُس سے زیادہ قدر کسی صورت بھی مصنوعہ میں منتقل نہیں

کرتے جتنی وہ عملِ محن کے دوران اپنی قدرِ صرف کے استعمال پر کھوتے ہیں۔ اگر کسی ایسے آلے میں کوئی ایسی قدر ہی موجود نہ ہو جو استعمال ہو سکے، دوسرے لفظوں میں اگر یہ محنِ انسانی کا مصنوعہ نہیں تو یہ مصنوعہ میں بھی کوئی قدر منتقل نہیں کرے گا۔ یہ قدرِ زائد کی تشکیل میں معاونت کیے بغیر ہی قدرِ صرف پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ وہ تمام چیزیں اس زمرے میں آجاتی ہیں جن کو فطرت انسانی مداخلت کے بغیر ہی مہیا کرتی ہے جیسے زمین، آندھی، پانی، ابتدائی حالت میں دھاتیں اور آزاد جنگلات کے تناور درخت۔

اس مقام پر ابھی ایک اور مظہر بھی ہمیں اپنی طرف متوجہ کراتا ہے۔ فرض کریں کہ ایک مشین 1,000 پونڈ قدر کی حامل ہے اور 1,000 دن میں گھس کر ختم ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں مشین کی قدر کا ہزارواں حصہ روزانہ مصنوعہ میں منتقل ہوتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ، اگرچہ کم پڑتی ہوئی استعداد سے، مشین مجموعی طور پر بھی عملِ محن میں حصہ لیتی رہتی ہے۔ پس ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عملِ محن کا ایک پہلو، یعنی ایک ذریعۂ پیداوار، اس عمل میں مسلسل مجموعی طور پر بھی داخل ہوتا رہتا ہے، جبکہ قدر کی تخلیق کے عمل میں یہ بہت چھوٹے ٹکڑوں میں ہی داخل ہوتا ہے۔ یہاں پر ان دونوں عملوں کا فرق ان کے مادی عوامل سے منعکس ہوتا ہے، یعنی پیداوار کے اُسی آلے سے جو عملِ محن میں مجموعی طور پر حصہ لے رہا ہے، جبکہ اسی دوران میں قدر کے تشکیل کے عمل میں بطور ایک عنصر یہ صرف ایک جزو کے طور پر بھی داخل ہوتا ہے۔ 2

دوسری طرف ایک ذریعۂ پیداوار قدر کی تشکیل میں مجموعی طور پر بھی شامل ہوسکتا ہے جبکہ عملِ محن میں یہ محض تھوڑا تھوڑا ہی داخل ہوتا ہے۔ فرض کریں کہ روئی کے کاتنے میں ہر 115 پونڈ روئی کی کترن (waste) 15 پونڈ تک ہو جاتی ہے جو سوت میں نہیں بدلی جا سکتی بلکہ ضائع شدہ خام مال "devil's dust" میں پھینک دی جاتی ہے۔ اب اگرچہ روئی کے یہ 15 پونڈ سوت کے اجزائے ترکیبی میں کبھی شامل نہیں ہو سکتے، اس کے باوجود اس مقدار کو کاتنے کی اوسط صورتِ احوال کے تحت نارمل اور ناگزیر سمجھتے ہوئے، اس کی قدر بھی اتنے ہی یقین کے ساتھ سوت کی قدر میں شامل ہوئی ہے جتنا کہ 100 پونڈ کی قدر، جو سوت کی ماہیت تشکیل دیتے ہیں۔ روئی کے 15 پونڈ کی قدرِ صرف کو 100 گرام سوت کے بننے سے قبل ہر صورت میں خاک میں مل جانا چاہیے۔ چنانچہ اس روئی کا ختم ہونا سوت کی پیداوار کی ایک لازمی شرط ہے۔ اب چونکہ یہ ایک ناگزیر شرط ہے، اور صرف اسی وجہ سے اُس روئی کی قدر مصنوعہ میں منتقل ہو جاتی ہے۔ بالکل یہی بات عملِ محن کے نتیجے میں ضائع شدہ مال کے لئے بھی صحیح ہوگی، جہاں تک کہ اس قسم کے مال کو ایک نئی اور آزاد قدرِ صرف کی پیداوار میں ذریعے کے بطور استعمال نہ کیا جائے۔ ضائع شدہ مال کی اس طرح کی کھپت کا مشاہدہ مانچسٹر میں وسیع مشین سازی کے کاموں میں بہ آسانی کیا جا سکتا ہے، جہاں پر لوہے کی کتروں کے بڑے بڑے ڈھیروں کو چھکڑوں پر ڈال کر راتوں رات

بھٹیوں میں بھیج دیا جاتا ہے۔تاکہ دن کے وقت ورکشاپوں میں ٹھوس لوہا مہیا ہو سکے۔

ہم نے دیکھا کہ ذرائع پیداوار نئ مصنوعات میں اسی حد تک قدر کو منتقل کرتے ہیں جس تک وہ عملِ محن کے دوران قدر کو اپنی پرانی قدرِ صرف کی شکل میں کھو دیتے ہیں۔قدر کا وہ زیادہ سے زیادہ نقصان جس سے وہ [ذرائع پیداوار] عملِ محن کے دوران دوچار ہو سکتے ہیں صاف طور پر اس بنیادی قدر سے محدود ہو جاتا ہے جس کے ساتھ وہ اس عمل میں داخل ہوتے ہیں یا دوسرے لفظوں میں اس عرصۂ محن کی بدولت جو ان کی پیداوار کے لئے ضروری ہے۔لہٰذا ذرائع پیداوار مصنوعہ میں اُس سے زیادہ قدر کا اضافہ نہیں کر سکتے،جس کے اس [پیداواری عمل] سے علاوہ جس میں وہ مددگار رہیں،وہ خود حامل ہوں۔خام مال کی کوئی بھی مقدار یا کوئی مشین یا دیگر ذرائع پیداوار خواہ کتنے ہی مفید ہوں،چاہے اس میں 150 پونڈ کی رقم یا 500 دن کا محن استعمال ہوئے ہوں،اس کے باوجود یہ کسی بھی حالات کے تحت مصنوعہ کی قدر میں 150 پونڈ سے زیادہ کا اضافہ نہیں کر سکتے۔اس کی قدر اُس عملِ محن سے متعین ہوتی ہے جس میں سے یہ بطور مصنوعہ جاری ہوتا ہے نہ کہ اُس [عملِ محن] سے جس میں یہ ذرائع پیداوار کے بطور داخل ہوتا ہے۔عملِ محن میں یہ محض قدرِ صرف کا کام دیتے ہیں یعنی مفید خواص کی حامل ایک چیز کا،اسی وجہ سے یہ مصنوعہ میں اس وقت تک کسی قسم کی قدر منتقل نہیں کر سکتا جب تک یہ ایسی قدر کا پہلے سے حامل نہ ہو۔3

جس دوران افزودہ محن ذرائع پیداوار کو کسی نئ مصنوعہ کے اجزائے ترکیبی میں بدل رہا ہوتا ہے اُس دوران میں اُن کی قدر ایک آواگون جیسی تبدیلی سے دوچار ہوتی ہے۔یہ خرچ شدہ جسم کو چھوڑ دیتا ہے تاکہ نئ تخلیق کردہ چیز پر قابض ہو سکے۔لیکن یہ انتقال،گویا کہ،مزدور کے پسِ پشت رونما ہوتا ہے۔وہ بیک وقت پرانی اقدار کو محفوظ کیے بغیر نئ قدر پیدا کرنے کے لئے نیا محن داخل نہیں کر سکتا،اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ جس محن کا اضافہ کرتا ہے اُسے ہر قیمت پر کسی مخصوص نوع کا ہونا چاہیے۔یہ بھی ہے کہ وہ مصنوعات کو نئ مصنوعات کے لئے ذرائع پیداوار کے بطور استعمال کئے بغیر،اور ان کی قدر کو نئ مصنوعہ میں منتقل کیے بغیر مفید قسم کا کام نہیں کر سکتا۔قدر کو محفوظ کرنے کی خاصیت جس کا حامل متحرک یعنی زندہ محن ہوتا ہے،اور جو ساتھ ساتھ اُس میں اضافہ بھی کرتا ہے،فطرت کی عطا کردہ ہے جس پر مزدور کا کچھ خرچ نہیں ہوتا لیکن جو سرمایہ دار کے لئے اتنا ہی کارآمد ہے جتنا یہ اس کے سرمائے کی موجود قدر میں اضافہ کرتی ہے۔4 جب تک تجارت سودمند رہتی ہے سرمایہ دار محن کی دولت ہڑپ کرنے میں اس قدر محو ہوتا ہے کہ اسے محن کے اس خداداد تحفے کا احساس تک نہیں ہوتا۔کسی بحران کی وجہ سے عملِ محن کے پریشان کن تعطل اس کو بہت جلد اس بات کا احساس دلاتا ہے۔5

جہاں تک ذرائع پیداوار کا تعلق ہے تو جو چیز حقیقتاً خرچ ہوتی ہے وہ دراصل ان کی قدرِ صرف ہی ہے۔اور محن کے ذریعے اس قدرِ صرف کی کھپت مصنوعہ میں نمودار ہوتی ہے۔اُن کی قدر کی کوئی کھپت واقع نہیں ہوتی6،

چنانچہ یہ کہنا ٹھیک نہ ہوگا کہ اس کی نوتخلیق ہوتی ہے۔ بلکہ اس کو تو محفوظ کیا جاتا ہے؛ اور اس کی وجہ یہ نہیں کہ یہ خود عمل کے دوران کسی تبدیلی سے گزرتی ہے، بلکہ اس کی وجہ تو یہ ہے کہ جس چیز میں یہ بنیادی طور پر موجود ہے وہاں سے غائب ہو جاتی ہے، صحیح! لیکن غائب کسی دوسری چیز ہی میں ہوتی ہے۔ پس کسی مصنوعہ کی قدر میں ذرائع پیداوار کی قدر پھر آتی ہے، لیکن یہ بات حتمی ہے کہ اُس قدر کی بازتخلیق نہیں ہوتی۔ مطلب یہ کہ جو پیدا ہوئی ہے وہ ایک نئی قدرِ صرف ہے جس میں پرانی قدرِ مبادلہ پھر سے نمودار ہوتی ہے۔ [7]

عملِ محن کے موضوعی پہلو یعنی متحرک قوتِ محن کا معاملہ اس سے برعکس ہے۔ جبکہ مزدور اپنے مخصوص نوعیت کے محن کی بدولت، جس کا خاص مقصد بھی ہے، ذرائع پیداوار کی قدر کو محفوظ بھی کرتا ہے اور اسے مصنوعہ تک پہنچاتا بھی ہے، اسی دوران وہ اپنی محنت کے بل بوتے پر ہر لمحے ایک اضافی یا نئی قدر بھی پیدا کرتا ہے۔ فرض کریں کہ عملِ محن عین اُس وقت رُک جاتا ہے جب مزدور خود اپنی قوتِ محن کی قدر کا مساوی القوت پیدا کر لیتا ہے، مثال کے طور پر جب چھ گھنٹے کے محن سے اس نے 3 شلنگ کی قدر کا اضافہ کیا ہے۔ یہ مصنوعہ کی کُل قدر سے زائد قدر ہے، یعنی اُس قدر کے حصے سے تجاوز کرتی ہوئی جو ذرائع پیداوار کی وجہ سے ہے۔ اس عمل کے دوران بننے والی صرف یہی وہ بنیادی قدر ہے یعنی اس عمل کے ذریعے پیدا ہونے والی قدر کا یہی تھوڑا سا حصہ۔ یقیناً ہم یہ بات نہیں بھلائے کہ یہ نئی قدر صرف اُس روپے کی جگہ لیتی ہے جسے سرمایہ دار نے قوتِ محن کی خریداری کے لئے بڑھایا تھا اور جس کو مزدور نے ضروریاتِ زندگی پر خرچ کیا تھا۔ خرچ کیے جانے والے روپے کی رو سے نئی قدر محض بازتخلیق ہی ہے۔ لیکن در اصل یہ حقیقی بازتخلیق ہے، نہ کہ ذرائع پیداوار کی قدر کے معاملے کی مانند ظاہری بازتخلیق۔ ایک قدر کی دوسری قدر کی جگہ پر منتقلی یہاں پر نئی قدر کی تخلیق کے باعث رونما ہوتی ہے۔

گزشتہ بحث کی روشنی میں ہم جانتے ہیں کہ عملِ محن اس سے زیادہ وقت تک چل سکتا ہے جو اُس مصنوعہ میں قوتِ محن کے مساوی القدر کی بازتخلیق کرنے یا اسے مجتمع کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اُن چھ گھنٹوں کے بجائے جو آخرالذکر مقصد کے لئے کافی ہیں یہ عمل 12 گھنٹے تک چل سکتا ہے۔ چنانچہ متحرک قوتِ محن نہ صرف خود اپنی قدر پیدا کرتی ہے بلکہ اس سے بڑھی ہوئی اور اس سے زیادہ قدر پیدا کرتی ہے۔ یہ قدرِ زائد مصنوعہ کی قدر اور اس قدر کی تیاری میں خرچ ہونے والے اجزاء کی قدر کا فرق یا دوسرے لفظوں میں ذرائع پیداوار اور قوتِ محن کا فرق ہے۔

مصنوعہ کی قدر کی تشکیل میں عملِ محن کے مختلف عوامل جو کردار ادا کرتے ہیں، ان کی تشریح سے در اصل ہم نے سرمائے کے مختلف اجزاء کو، خود اپنی قدر بڑھانے کے عمل کے دوران، تفویض کردہ کرداروں کے خاصوں کی وضاحت کی ہے۔ مصنوعہ کی کُل قدر کا وہ حصہ جو اس کے اجزائے ترکیبی کی اقدار کے مجموعے پر اضافہ ہے، در اصل یہی بنیادی طور پر بڑھائے جانے والے سرمائے پر پھیلے ہوئے سرمائے کی قدر کا اضافہ ہے۔ ایک طرف ذرائع

پیداوار دوسری طرف قوتِ محن سرمائے کے وجود کی دو مختلف وضعیں ہیں جنہیں بنیادی سرمائے کی قدر نے اس وقت اختیار کیا جب یہ فقط روپے سے عملِ محن کے مختلف عوامل میں تبدیل ہو رہا تھا۔ پھر سرمائے کے جس حصے کو ذرائع پیداوار، خام مال، معاون مواد اور آلاتِ محن بیان کرتے ہیں وہ پیداواری عمل میں قدر کی کسی مقداری تبدیلی سے دوچار نہیں ہوتے۔ چنانچہ اس کو میں سرمائے کا بقاپذیر حصہ یا مختصراً بقاپذیر سرمایہ کہتا ہوں۔

دوسری طرف سرمائے کے جس حصے کو قوتِ محن بیان کرتی ہے وہ عملِ محن میں قدری تبدیلی سے دوچار ہوتا ہے۔ یہ نہ صرف اپنی قدر کا مساوی القوت پیدا کرتا ہے بلکہ اس میں اضافہ، یعنی قدرِ زائد بھی پیدا کرتا ہے۔ یہ قدرِ زائد اپنے طور پر مختلف سکتی ہے، صورتِ احوال کی مناسبت سے یہ کم بھی ہو سکتی ہے اور زیادہ بھی۔ سرمائے کا یہ حصہ مسلسل بقاپذیر سے متغیر حجم میں بدلتا رہتا ہے۔ چنانچہ میں اس کو سرمائے کا متغیر حصہ یا مختصراً تغیر پذیر سرمایہ کہتا ہوں۔ عملِ محن کی رو سے سرمائے کے یہی اجزاء اپنے آپ کو باری باری معروضی اور موضوعی عناصر کے بطور پیش کرتے ہیں؛ بطور ذرائع پیداوار اور قوتِ محن قدرِ زائد پیدا کرنے کے عمل کی رو سے اپنے آپ کو بقاپذیر سرمایہ Constant Capital اور تغیر پذیر سرمایہ Variable Capital کے بطور پیش کرتے ہیں۔

اوپر بیان کی گئی بقاپذیر سرمائے کی تعریف اپنے اجزائے ترکیبی کی قدر میں تبدیلی کے امکان کو کسی طرح بھی خارج نہیں کر سکتی۔ فرض کریں کہ ایک دن میں روئی کی قیمت چھ پینس فی پونڈ ہے، اور اگلے دن روئی کی خراب فصل کی وجہ سے ایک شلنگ فی پونڈ ہو جاتی ہے۔ روئی کا ہر وہ پونڈ جو چھ پینس میں خریدا گیا اور قدر میں اضافے کے بعد اس پر کام ہوا مصنوعہ میں ایک شلنگ کے برابر ہی قدر منتقل کرتا ہے۔ اور جو روئی قدر میں اضافے سے قبل ہی کاتی جا چکی تھی، اور غالباً قدر میں اضافے سے قبل منڈی کے اندر گردش میں تھی اپنی اصلی قدر سے دوگنا مصنوعہ میں منتقل کرے گی۔ تاہم یہ بات واضح ہے کہ قدر کی یہ تبدیلیاں اُس اضافے یا قدرِ زائد سے مبرا ہیں جو خود کاتنے سے روئی کی قدر میں جمع کی گئی۔ اگر پرانی روئی پہلے نہ کاتی گئی ہوتی تو قدر میں اضافے کے بعد یہ چھ پینس کے بجائے ایک شلنگ فی پونڈ میں ہی فروخت ہوتی۔ مزید یہ کہ روئی جتنے کم عمل میں سے گزرے گی یہ نتیجہ اُتنا ہی یقینی ہو گا۔ چنانچہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ جب قدر میں کوئی ایسی تبدیلی رونما ہوتی ہے تو سٹے باز اس کو اصول کا درجہ دے دیتے ہیں کہ صرف ان چیزوں پر سٹہ کھیلا جائے جن میں کم سے کم مقدار میں محن خرچ ہوا ہو: اسی لئے کپڑے کی نسبت دھاگے، اور دھاگے کی نسبت کپاس پر سٹہ کھیلنا۔ جو مسئلہ ہمارے زیرِ بحث ہے اس میں قدر کی تبدیلی اُس عمل میں رونما نہیں ہوتی جس میں روئی ذرائع پیداوار کا کردار ادا کرتی ہے، اور جس میں یہ بقاپذیر سرمائے کا کردار ادا کرتی ہے، بلکہ اُس عمل میں رونما ہوتی ہے جس میں روئی خود پیدا کی جاتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ کسی شے کی قدر اس شے میں مجتمع محن کی مقدار سے متعین ہوتی ہے لیکن یہ مقدار بجائے خود سماجی صورتِ احوال کی حد میں رہتی ہے۔ اگر کسی بھی

شے کی پیداوار کے لئے سماجی طور پر درکار وقت تبدیل ہو جائے، اور ایک خراب فصل کے حصول کے بعد ایک خاص وزن کی روئی ایک اچھی فصل سے حاصل ہونے والی روئی کی نسبت زیادہ محن بیان کرے تو تمام کی تمام ایک قسم کی تیار شدہ اشیاء متاثر ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ تمام ایک ہی جنس کی چیزیں ہیں[8] اور ان کی قدر کسی بھی وقت میں سماجی طور پر ضروری محن ہی کی بدولت متعین ہو گی۔ مطلب یہ کہ اُس محن سے جو اُن کی پیداوار کے لئے اُن خاص سماجی حالات میں ضروری ہے۔

جب خام مال کی قدر میں تبدیلی آتی ہے تو ہر وہ چیز بھی متاثر ہوتی ہے جس کا تعلق آلاتِ محن سے ہو یا مشینری سے یا پیداوار کے عمل میں استعمال ہونے والی کسی دوسری چیز سے ہو اور نتیجتاً مصنوعہ کی قدر کا وہ حصہ بھی متاثر ہو سکتا ہے جو اِن چیزوں سے اِس میں منتقل ہو رہا ہے۔ اگر کسی نئی ایجاد کے نتیجے میں کوئی خاص نوعیت کی مشینری محن کی قلیل لاگت سے تیار کی جا سکے تو پرانی مشینری کسی حد تک ارزاں ہو جائے گی اور نتیجتاً مصنوعہ میں اُتنی ہی کم قدر منتقل کرے گی۔ لیکن یہاں پر ایک بار پھر قدر میں تبدیلی اُس عمل سے ہٹ کر نمودار ہوئی ہے جس میں مشین ذرائع پیداوار کا کام سرانجام دے رہی ہے۔ ایک دفعہ اس عمل میں آنے کے بعد مشین اُس سے زیادہ قدر کو منتقل نہیں کر سکتی جس کی وہ اس عمل سے الگ حامل ہے۔

جس طرح ذرائع پیداوار کی قدر میں تبدیلی، عملِ محن میں حصہ لینے کے بعد بھی اُن کے بقا پذیر سرمائے کے منصب کو تبدیل نہیں کرتی، اسی طرح بقا پذیر سرمائے کی تغیر پذیر سرمائے سے نسبت میں تبدیلی بھی سرمائے کی ان دونوں اقسام کے سرمائے کے کردار پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ عملِ محن کی تکنیکی شرائط اس حد تک متاثر ہو سکتی ہیں کہ جہاں قبل ازیں دس آدمی چھوٹی قدر کے حامل دس آلاتِ محن کو استعمال کرتے ہوئے خام مال کی تھوڑی مقدار کو استعمال میں لاتے تھے، ممکن ہے کہ اب ایک آدمی کسی قیمتی مشین کو استعمال کرتے ہوئے اُس سے ایک سو گنا زیادہ خام مال کھپا سکتا ہو۔ آخر الذکر معاملے میں بقا پذیر سرمائے میں اچھی خاصی مقدار کا اضافہ ہوا ہے جس کو ذرائع پیداوار کی کُل مستعمل قدر بیان کرتی ہے؛ اور ساتھ ساتھ وقتِ محن کی شکل میں استعمال کیے جانے والے تغیر پذیر سرمائے کی مقدار میں بہت بڑی کمی بھی رونما ہوئی ہے۔ اس قسم کی تبدیلی بقا پذیر اور تغیر پذیر سرمائے کے صرف مقداری تعلق پر اثر انداز ہوتی ہے، یا پھر اُن نسبتوں پر جن میں کُل سرمایہ اپنے بقا پذیر اور تغیر پذیر اجزاء میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ اِن دونوں اقسام کے سرمایوں کے بنیادی فرق پر اثر انداز نہیں ہوتا۔

حوالہ جات وحواشی

1۔ ''محن ایک ختم ہونے والی چیز کوئی زندگی دیتا ہے۔''

("An Essay on the Polit. Econ. of Nations," London, 1821, p.13)

2۔ یہاں پر آلاتِ محن کی مرمت ہمارا موضوع نہیں۔ زیرِ مرمت مشین محن کے آلے کا کام نہیں دے رہی ہوتی بلکہ اس وقت وہ محن کا معمول ہوتی ہے۔ کام اس کے ذریعے نہیں ہو رہا ہوتا بلکہ اس کے اوپر ہو رہا ہوتا ہے۔ اپنے مقصد کی رو سے اس بات کو فرض کرنے پر کوئی روک نہیں لگ سکتی کہ آلات کی مرمت پر استعمال ہونے والا محن اُن کی بنیادی پیداوار کے لئے درکار ضروری محن میں شمار کیا جائے گا۔ لیکن اس کے بعد ہمارے زیرِ بحث وہ ٹوٹ پھوٹ آئے گی جس کو کوئی کاریگر بھی مرمت نہیں کر سکے گا اور جو آہستہ آہستہ اپنے خاتمے کی طرف رینگتی ہے، یعنی جو ''اُس قسم کا گھسنا ہے جسے وقتاً فوقتاً مزید مرمت کرنا ممکن نہ رہے۔ اور وہ چیز اگر کوئی چاقو ہو تو آہستہ آہستہ ایک ایسی شکل میں آ جائے کہ چھری چاقو تیز کرنے والا یہ کہنے پر مجبور ہو جائے کہ اب اس کو مزید آب نہیں دی جا سکتی۔'' ہم متن میں اس بات کا مطالعہ کر چکے ہیں کہ ایک مشین ہر عملِ محن میں ایک کُل کی حیثیت سے شامل ہوتی ہے لیکن اس کے ساتھ قدر پیدا کرنے والے عمل میں یہ محض تھوڑا تھوڑا حصہ کر کے شامل ہوتی ہے۔ پھر ذیل کے اقتباس میں خیالات کی الجھن کس قدر بڑھی ہوئی ہے! ''مسٹر ریکارڈو کہتے ہیں کہ [جرابیں] بنانے والی مشین میں انجینئر کے محن کا ایک حصہ'' فرض کریں جرابوں کے ایک جوڑے میں پایا جاتا ہے۔'' اس کے باوجود وہ کُل محن جو جرابوں کا ہر واحد جوڑا پیدا کرتا ہے، اُس میں انجینئر کا کُل محن شامل ہوتا ہے نہ کہ صرف ایک حصہ، اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک مشین [جرابوں کے] کافی سارے جوڑے بناتی ہے اور ان میں سے کوئی بھی جوڑا مشین سے الگ نہیں بن سکتا'' (Obs on Certain Verbal Disputes in Pol. Eson., Particularly Relating to Value,p. 54.)۔ اس قسم کا احمقانہ طور پر مطمئن مصنف اپنی الجھن اور قناعت میں صرف اتنی حد تک حق بجانب ہے کہ نہ ریکارڈو نے اور نہ اس سے قبل یا مابعد کے مصنف نے ہی محن کی ان دو اقسام کو ٹھیک ٹھیک ممیّز کیا ہے، لہٰذا اسی وجہ سے قدر کی تشکیل کے دونوں پہلوؤں میں اس [محن] کے کردار کو تو وہ اور بھی کم سمجھ سکے ہیں۔

3۔ اس گفتگو سے ہم مسٹر بی. جے. بے کے احمقانہ پن کا اندازہ کر سکتے ہیں، جس نے یہ بات ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ قدرِ زائد (سود، نفع، لگان) کی وضاحت ان پیداواری خدمات سے کی جا سکتی ہے جو ذرائع پیداوار،

زمین، آلات، اور خام مال اپنی اقدارِ صرف کے ذریعے عملِ محن میں سرانجام دیتے ہیں۔ مسٹر ولیم روشر جو اپنی مضحکہ خیز اور معذرت آمیز خیال آفرینیوں کو ضبطِ تحریر میں لانے کا موقع شاذ ہی گنواتے ہیں یوں قلم گو ہوتے ہیں: ''بی. جے. سے (Traite, t. I, ch. 4) نے بڑی ٹھیک بات کی ہے کہ: ایک آئل مِل کی پیدا کی ہوئی قدر تمام اخراجات کی کٹوتی کے بعد ایک نئی چیز ہی بن جاتی ہے یعنی اس محن سے بالکل مختلف چیز جس نے خود آئل مِل کو چلایا تھا۔'' (I. c., p. 82. note) جنابِ پروفیسر صاحب آپ نے بالکل ٹھیک کہا! آئل مِل نے جو تیل پیدا کیا اُس محن سے بالکل مختلف چیز ہے جس نے اس مِل کو تعمیر کیا! مسٹر روشر صاحب قدر سے مراد ''تیل'' جیسا ساز و سامان لیتے ہیں؛ کیونکہ تیل بھی قدر کا حامل ہے اور باوجود اس کے کہ پٹرولیم تو ''فطرت'' ہی کا پیدا کردہ ہے اگرچہ ''کم مقدار ہی میں سہی'' یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کی طرف اُس نے اپنے کسی اور قول میں اشارہ کیا ہے: ''یہ (فطرت) بمشکل ہی کوئی قدرِ مبادلہ پیدا کرتی ہے۔'' مسٹر روشر کی ''فطرت'' اور اس فطرت کی پیدا کردہ قدرِ مبادلہ کی مثال اُس احمق دوشیزہ کی سی ہے جو یہ تسلیم کرلے یا اُس کے ایک بچہ پیدا ہوا لیکن ''یہ تو بہت چھوٹا تھا۔'' یہ ''وسیع البحر عالم'' آگے چل کر فرماتے ہیں: ''ریکارڈو کے مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والے سرمائے کو محن کے خانے میں مرتکز محن قرار دینے کے عادی ہیں؛ یہ غیر ماہرانہ کام ہے کیونکہ حقیقت میں سرمائے کا مالک محض اسے پیدا کرنے اور بحال کرنے سے کچھ زیادہ بھی کرتا ہے، یعنی وہ اس سے لطف اندوز ہونے سے پرہیز کرتا ہے اور اس وجہ سے وہ سود وغیرہ کا مطالبہ کرتا ہے۔'' (I. c.) سیاسی معیشت کا یہ ''جزیاتی تشریحی طرزِ بحث'' کس قدر ''ماہرانہ'' ہے جس نے ایک خواہشِ محض کو آخر کار قدر کے ایک ذریعے میں بدل دیا ہے۔

4۔ ''کاشتکار کے کام میں استعمال ہونے والے تمام آلاتِ محن میں سے انسان کا محن وہ ہے جس پر سرمایہ دار اپنے سرمائے کی ادائیگی پر سب سے زیادہ بھروسہ کرتا ہے۔ دوسرے دو آلاتِ محن .....کام کرنے والے مویشی اور بیل گاڑیاں....اور چھکڑے، ہل، بیلچے وغیرہ پہلے [والے محن] کے دیے گئے حصے کے بغیر بالکل بیکار ہیں۔''
(Edmond Burke: "Thoughts and Details on Scarcity, originally presented to the Right Hon. W. Pitt. in the month of November 1797," طباعت، لندن، 1800، ص: 10۔

5۔ 26 نومبر 1862 کے روزنامہ ''دی ٹائمز'' میں ایک کارخانہ دار جس کی مِل میں ملازمین کی تعداد 800 ہے اور جو ایسٹ انڈیا کی روئی کی 150 بوریاں یا امریکی روئی کی 130 بوریاں کھپاتی ہے؛ بڑے درد بھرے انداز میں اپنی فیکٹری کے اُس وقت کے اخراجات کی شکایت کرتا ہے جس دوران فیکٹری بند ہوتی ہے۔ وہ ان اخراجات کا

تخمینہ 6,000 پونڈ سالانہ لگاتا ہے۔ ان میں کچھ چیزیں ایسی بھی ہیں جن سے ہمیں یہاں پر کوئی سروکار نہیں ہے جیسے کرائے، نرخ، ٹیکس، انشورنس؛ اور منیجروں، کھاتہ داروں، انجینئروں اور دیگر افراد کی تنخواہیں وغیرہ۔ پھر وہ اُس کوئلے کے 150 پونڈ بھی شمار میں لاتا ہے جو مِل کو چالو حالت میں رکھنے کے لیے کبھی کبھار جلایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں وہ اُن ملازمین کی تنخواہوں کو بھی گنتا ہے جو اس مشنری کو چالو حالت میں رکھنے کے لئے مختلف اوقات میں ملازم رکھے جاتے ہیں۔ اور آخر میں اُس نے 1,200 پونڈ مشنری کے ناکارہ ہوجانے کے رکھے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ''موسم اور فرسودگی کا فطری اصول تو اِن وجوہات کی بنا پر اپنا معمول نہیں بدلتا کہ آج کل سٹیم انجن کام نہیں کر رہا۔'' وہ بڑے پرزور انداز میں کہتا ہے کہ وہ اپنی مشنری کے ناکارہ ہونے کا تخمینہ 1,200 پونڈ سے زیادہ نہیں لگاتا کیونکہ یہ پہلے ہی بہت گھسی پٹی ہے۔

6۔ ''افزودہ اصراف..... جہاں پر ایک شے کا اصراف پیداواری عمل ہی کا حصہ ہو۔.... ان مثالوں میں قدر کا کوئی اصراف نہیں ملتا۔''(S. P. Newman, l. c., p. 296.)

7۔ ایک امریکی تصنیف میں جس کے غالباً بیس شمارے چھپ چکے ہیں ذیل میں درج اقتباس بھی آتا ہے: ''اس بات کی کوئی اہمیت نہیں کہ سرمائے کی بازآمد کس ہنتر میں ہوتی ہے؛'' پھر پیداوار کے تمام اجزائے ترکیبی کی لمبی فہرست گنوانے کے بعد جن کی قدر مصنوعہ میں دوبارہ ظاہر ہوتی ہے یہ اقتباس ان الفاظ پر اختتام پذیر ہوتا ہے: ''انسانی زندگی کی بقا اور سکون کے لیے درکار روٹی کپڑا اور لباس کی مختلف اقسام بھی بدل جاتی ہیں۔ وہ وقتاً فوقتاً صرف ہوتی رہتی ہیں اور ان کی قدر اُس نئی توانائی میں دوبارہ نمودار ہوتی ہے جو مزدور کے جسم اور ذہن کو اُن چیزوں کے استعمال سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ [توانائی] نیا سرمایہ تشکیل دیتی ہے تا کہ اس کو پیداوار کے عمل میں ایک بار پھر استعمال کیا جا سکے۔''(F. Wayland, l.c., pp. 31, 32.)۔ تمام عجوبہ باتوں سے قطع نظر کرتے ہوئے، ہمیں صرف اسی چیز سے سروکار رکھنا چاہیے جو تازہ توانائی میں ظاہر ہوتی ہے؛ جو روٹی کی قیمت نہیں بلکہ اس کے وہ عناصر ہیں جن سے خون پیدا ہوتا ہے۔ دوسری طرف جو چیز اس توانائی کی قدر میں دوبارہ نمودار ہوتی ہے وہ ذرائع بقا نہیں بلکہ ان کی قدر ہے۔ زندگی کے یہی لوازمات آدھی قیمت پر بھی اُتنی ہی ہڈیاں اور پٹھے پیدا کریں گے اور اتنی ہی توانائی پیدا کریں گے لیکن یہ توانائی پہلے والی قدر کی حامل نہ ہوگی۔ ''قدر'' اور ''توانائی'' کا یہی ذہنی انتشار جو ہمارے مصنف کی پادریوں جیسی عدمِ قطعیت کے ساتھ جڑا ہوا ہے اس بات کی بے معنی کوشش کی نشاندہی کرتا ہے کہ قدرِ زائد کی ایسی وضاحت کی جائے جس سے پتا چلے کہ یہ پہلے سے موجود اقدار کی تشکیلِ نو ہی ہے۔

8۔ ''صحیح معنوں میں ایک ہی مادے سے بنی ہوئیں ایک ہی قسم کی تمام مصنوعات اور ان کی قیمت عمومی انداز میں اُن کے خاص حالات کو زیرِ بحث لائے بغیر ہی متعین کی جاتی ہے۔''(Le Trosne, l.c, p. 893)۔

اس کتاب کو مارکسسٹس انٹرنیٹ آرکائیو marxists.org کے لیے ابن حسن نے ترتیب دیا۔
کمپوزنگ: امتیاز حسین، ابن حسن
اپنی رائے اور تجاویز کے لیے درج ذیل پتے پر رابطہ کریں۔
hasan@marxists.org